

جلوسات ملوسات طلسه پووشه پامپي



WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN

PAKSOCIETY f PAKSOCIETY



یہ ایک بہت بڑا ہل تھا۔ جس کے عین درمیان میں ایک دیوہیکل بت موجود تھا۔ بت خاص سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر ہمیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ بت کی آنکھوں میں ایسے پتھر لگائے گئے تھے جو روشنی کی تیز شعاعیں پھیلاتے تھے۔ ان کی روشنی جہاں فرس پہ پڑتی تھی وہ جگہ بے حد روشن اور چمکدار تھی۔ اس جگہ پر جہاں بت کی آنکھوں کی روشنی ایک گول دائرے میں پڑ رہی تھی ایک بڑا سا جال رکھا ہوا تھا۔ جال میں اس دقت عمر و عیار، چلوںک اور بلوسک

- ناشران ————— اشرف قریشی
 ————— یوسف قریشی
 پرنٹر ————— محمد یونس
 طابع ————— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
 قیمت ————— ۴ روپے



ساتھ آئے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے ان کا تعلق امیر حمزہ سے تھا۔ اس طرح وہ اس کے دشمن ہوئے۔ چنانچہ اب وہ تینوں کو سامری دیوتا کی بھینٹ پڑھانے کے لئے جال میں بند کر کے لائے تھے۔ "شہنشاہ حکم فرمائیے" وزیر اعظم نے شہنشاہ افراسیاب سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور شہنشاہ اس کے کہنے پر آگے بڑھا اور جال کے قریب رک کر بت کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گیا اس نے لاتھ جوڑیئے اور کہنے لگا۔ "سامری دیوتا تمہاری بھینٹ حاضر ہے ان کی بھینٹ قبول کرو اور ہمیں خوشیوں اور فتح سے ہمکنار کرو" شہنشاہ افراسیاب کا لہجہ انتہائی مودبانہ اور عاجزانہ تھا۔

اس نے دو تین بار یہی فقرہ دہرایا تو اچانک بال میں شور مچا اور بال کی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی دھار عین اسی جال پر پڑی جس میں یہ تینوں قید تھے چند لمحوں تک روشنی جال پر پڑتی رہی پھر غائب ہو گئی شہنشاہ خاموشی سے اٹھا اور دوبارہ اپنی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا

قید تھے۔ جال میں وہ تینوں برسی طرح کھلا رہے تھے۔

بال میں چاروں طرف ساحر ادب سے سر جھکا کھڑے تھے سامنے شہنشاہ عظیم افراسیاب لاتھ جوڑے کھڑا تھا اس کے قریب وزیر اعظم اور دوسرے بڑے بڑے ساحر تھے یہ سامری جادوگر کا بت تھا جسے ساحر کسی دیوتا کی طرح ماننے لگتے تھے وہ عمر و عیار اور چلو سک لو سک کو سامری دیوتا کی بھینٹ پڑھانے کے لئے یہاں اکٹھے ہوتے تھے شہنشاہ عظیم افراسیاب کے چہرے پر خوشیاں رقص کر رہی تھیں کیونکہ اس کا سب سے بڑا دشمن عمر و عیار اب اپنے انجام کے قریب تھا خواجہ عمر و عیار نے بے شمار بار اپنی عیاری سے اسے نقصان پہنچایا تھا مگر اس بار وہ اس طرح قابو آیا تھا کہ اس کی موت میں افراسیاب کو کوئی تھک باقی نہیں رہا تھا۔ سامری کی کتاب نے اسے بروقت آگاہ کر دیا تھا۔ کہ بادشاہ جادوگر کے جبین میں خواجہ عمر و عیار ہے چلو سک لو سک اس کے لئے نئے نئے تھے اس نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ وہ خواجہ عمر و عیار کے

اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہال میں ایک جلاؤ داخل ہوا اس کے ہاتھوں میں ایک بہت بڑا کھارڑا تھا وہ بھاسی قدم اٹھاتا جال کے قریب آ کر رک گیا۔

دیکھو جلاؤ اس وقت تک کھارڑا چلائے رکھنا جب تک ان کا قہقہہ نہ ہو جائے! شہنشاہ نے جلاؤ سے مخاطب ہو کر کہا۔

آپ بے فکر رہیں حضور میں اپنا فرض اچھی طرح سمجھتا ہوں! جلاؤ نے جواب دیا۔

اور پھر اس نے اپنا کھارڑے والا ہاتھ بند کیا اور پھر جیسے ہی بادشاہ نے ہاتھ کا اشارہ کیا اس نے پوری قوت سے کھارڑے کا وار جال پر کیا۔ وار کے ساتھ ہی تمام ساحروں کے منہ سے خوشی کا نعرہ نکلا مگر دوسرے لمحے وہ سب اچھل پڑے جب انہوں نے دیکھا کہ جیسے ہی کھارڑا جال پر لگا وہ اچٹ کر جلاؤ کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جاگرا۔

یہ کیا ہوا! شہنشاہ نے شدید حیرت سے پوچھا۔ معلوم نہیں حضور مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے

میں نے کھارڑا کسی فولاد کے ڈھیر پر مارا ہو۔ صرف جال اس جگہ سے کٹ گیا تھا۔

”مارو کھارڑا مارو“ شہنشاہ نے چیخ کر کہا اور جلاؤ نے کھارڑا اٹھا کر دوبارہ وار کرنے شروع کر دیے مگر سوائے جال کے کٹنے کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا نہ ہی ان کا خون نکلا اور نہ ان کے منہ سے کوئی چیخ نکلی۔ کھارڑے کی کس بارہ ضربیں ہی لگی تھیں کہ اچانک جال میں کلیساٹھ پڑا ہوئی اور پھر کئی ہوئی جگہ سے چلوسک اور ٹوسک اچھل کر باہر نکل آئے۔

انہیں اس طرح زندہ سلامت باہر نکلنے دیکھ کر شہنشاہ اور دیگر سامع حیرت سے بت بٹے کھڑے رہ گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنتے ان دونوں نے جیبوں سے پستول نکال لئے اور جیسے ہی انہوں نے پستولوں کے ٹپن دباتے ہال میں ساحروں کی چینی گونج اٹھیں۔ ہال میں مسلسل دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے چلوسک نے سرخ رنگ کی لہر سامری کے بت پر ماری اور سامری کا بت ایک زبردست دھماکے سے پھٹ گیا اس

اس کے ساتھ ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا
 ساحروں کی آوازیں غائب ہو گئیں۔
 ”مجھے کھولو مجھے کھولو“ جاں میں سے عمر و عیار کی
 آواز سنائی دی اور چلو سک نے تیزی سے جھک
 کر جاں میں سے عمر و عیار کو گھسیٹ لیا۔ اور پھر
 پھرتی سے اس کی رسیاں کاٹ ڈالیں آزاد ہونے
 ہی عمر و عیار نے بجلی کی سی تیزی سے زمیں سے
 سلیمانی چادر نکالی اور اپنے علاوہ ان کے گرد
 سبھی لیٹ دی۔

”اب ہم سب کی نظروں سے غائب ہو چکے
 ہیں“ عمر و عیار نے ان کے کانوں میں سرگوشی کی
 اور چلو سک لوگ نے ایمان کی سانس لی۔
 ہال میں پھیلا ہوا دھواں ختم ہو چکا تھا۔
 انہوں نے دیکھا کہ سب سے ہال ہی غائب تھا
 وہ ایک کھلے میدان میں کھڑے تھے جہاں ارد گرد
 بے شمار ساحروں کی لاشوں کے ٹکڑے موجود تھے
 افراسیاب اور ذریعہ عالم غائب تھے۔
 ”آؤ جلدی یہاں سے نکل چلیں ورنہ افراسیاب
 ہم پر جادو کا کوئی خطرناک وار کرے گا۔“ عمر و عیار

نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف
 دوڑتے چلے گئے۔ شہر میں زبردست اہل چل مچ مچ
 تھی۔ ہتیار ساحر افراتفری اور پریشانی کے عالم میں
 ادھر ادھر بھاگ رہے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا
 جیسے ان پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑی ہو۔ چونکہ ان
 تینوں نے سلیمانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ
 کسی کو بھی نظر نہیں آ رہے تھے وہ تینوں بھاگتے
 ہوتے شہر سے نکل گئے اور پھر ایک ویران جگہ
 پر جا کر رک گئے۔

”اب ہمیں فوراً اپنے بہروپ بدلنے پڑیں گے“ عمر و عیار
 نے کہا اور پھر اس نے سلیمانی چادر دوبارہ زمیں
 میں ڈالی اور زمیں میں سے روشن عیاری نکال کر
 اپنے اور چلو سک لوگ کے چہرے پر مناسبت کر دیا
 پھر اس نے زمیں سے اسی کپڑے نکال کر خود
 بھی پہنے اور انہیں بھی پہننے کے لئے ایسے تھوڑی
 دیر بعد وہ تینوں ساحروں کے روپ میں آچکے تھے
 اب انہیں دیکھ کر کوئی پہچان نہیں سکتا تھا ان
 جیسے ہزاروں ساحر شہر میں موجود تھے ایسے انہیں
 پہچانا آسان نہیں تھا۔

2007 (11)

عفتی اکتوبر 17
ہر شے کے لئے

خونناک اور حیرت انگیز دھماکے ہوتے ہی شہنشاہ
افراسیاب بری طرح گھبرا گیا اور پھر جب سامری
کا بت ایک زبردست دھماکے سے چھٹا تو وہ اس
انوکھے جادو پر بری طرح خوفزدہ ہو گیا وہ تیزی سے
اس آل سے بھاگا اور پھر سیدھا اپنے محل کی طرف
بھاگا ہی چلا گیا اس وقت نہ ہی اسے جادو یاد
رہا اور نہ کوئی جادوگر وہ جلد از جلد سامری کتاب
میں پہنچا چاہتا تھا تاکہ اس سے اسے اسے آفت کا حال
معلوم کر سکے۔

اپنے محل میں پہنچ کر اسے قدرے اطمینان ہوا۔ وہ

10

میں تھا! بے حد ممنون ہوں کہ تم نے آج
مجھے سچا لیا ہے ورنہ آج افراسیاب اپنے مقصد
میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مردعیار نے ان کا شکریہ
ادا کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں اگر ہم تمہیں اپنے نیچے نہ کہتے تو خونناک
کھلاڑا تمہارا قہر بنا دیتا۔ اور ہمارے متعلق تو تم
جانتے ہی ہو کہ ہمیں کوئی تموار کھلاڑا، شیخ کوئی
نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“ چلوک نے جواب دیا۔

واقعی میں تمہارے جادو کا قائل ہو گیا ہوں تمہارا
جادو جسے تم سائنس کہتے ہو۔ ان ساروں سے
بڑا اور طاقتور جادو ہے۔“ مردعیار نے کہا۔
اور پھر وہ تیلوں واپس شہر کی طرف بڑھ گئے۔

اور ہمارا علم ان کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتا کہ یہ کون ہیں دھماکے کیسے گرتے ہیں یا ان پر کھارے کا اثر کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے تم خود ہی ان کا علاج سوچو۔

یہ تخریر پڑھ کر تو شہنشاہ افراسیاب کے چھکے چھوٹ گئے خون کے مارے اسکا جسم سن ہو کر رہ گیا۔ ظاہر ہے جن عیاروں کے متعلق مہری کی کتاب کچھ بتانے سے بے بسی ہو گئی وہ بھلا اس کے کیسے قابو آسکتے ہیں مگر بہر حال کچھ کرنا تو تھا اس لئے وہ خاموشی سے سر جھکاتے کمرے نکلا اور اپنے خاص کمرے میں آ گیا۔

مکہ میں اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک کینز کو شراب لانے کے لئے کہا اور پھر شراب کے ساتھ ساتھ وہ سوچنے میں مصروف ہو گیا۔ ان عیاروں کا کیا علاج کرے آخر سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ ان پر جیشید جادو کرے۔ یہ خونناک جادو تھا۔ اور اس کوئی کر سکتا تھا۔ پھر اس کو خیال آیا کہ جب یہ عیار بڑی آسانی

سیدھا سامری کی کتاب ولے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سامری کی کتاب کے ساتھ لاسٹ جگڑے کھڑا تھا۔

سامری کی مقدس کتاب مجھے بتلاؤ کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ جلاو کے ٹوفناک کھارے کا ان عیاروں پر کیوں اثر نہیں ہوا وہ دھماکے کیسے نٹے جس سے ساحروں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے۔ اور سامری کا بت کیسے ٹوٹ گیا۔ آخر یہ نئے عیار کون ہیں ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ وہ ایک جگہ کے کھڑے کھڑے دور دور تک دھماکے کرتے ہیں ان سے یہ کیسے بچ سکتا ہوں۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ شہنشاہ طلسم افراسیاب نے انتہائی گہرائے ہوتے اور پریشان لہجے میں کہا۔

سامری کی کتاب اس کی بات کھل کرتے ہی وہ کھل سے کھل گئی اور پھر اس پر تھمے ابھر آئی۔ شہنشاہ افراسیاب اشتیاق سے جھک کر وہ پڑھنے لگا۔ کتاب میں لکھا ہوا تھا۔

یہ دونوں نئے عیار نجانے کہاں سے آئے ہیں توڑ توڑ مشکل سے اس سے آئے ہیں۔ زینا سے آئے ہیں۔

سے جال میں بند ہو گئے تھے اور جب تک جال نہیں پھٹا تھا اور وہ باہر نہیں نکل سکے تھے وہ بالکل بے بس تھے اس خیال کے آتے ہی اسے تدریسے اطمینان ہوا کہ ان عیاروں پر بھی اس کا جادو چل جائے گا پھر خاص طور پر جمشید جادو یہ انتہائی خطرناک اور خوفناک جادو تھا بڑے بڑے جادوگر اس جادو کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے تھے چنانچہ اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ ان عیاروں پر جمشید جادو کا وار کرے گا چنانچہ اس نے فوراً ایک کینز کو بلا کر حکم دیا کہ وزیر اعظم کو پیش کیا جائے۔

چند لمحوں بعد وزیر اعظم پہنچ گیا اس کے چہرے پر ہوا تیاں اڑ رہی تھیں۔
 "کیا حکم ہے شہنشاہ" وزیر اعظم نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔
 "میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان عیاروں پر جمشید جادو کیا جائے اس لئے جمشید جادو کے سب سے بڑے جادوگر زمانا کو زمین کی گہرائیوں سے فوری طور پر طلب کیا جائے۔ شہنشاہ افراسیاب نے وزیر اعظم

کو حکم دیا۔ بہتر حضور والا مگر ان عیاروں کو اب تلاش کیا جائے گا" وزیر اعظم نے گہرائے سونے لہجے میں کہا۔
 "زمانا خود تلاش کرے گا۔ تم بس فوراً زمانے کو طلب کرو اور دیکھو تمام طلسم میں اعلان کر دو کہ جہاں وہ عیار نظر آئیں ہمیں اطلاع کر دی جائے" شہنشاہ نے کہا اور پھر اسے وزیر اعظم کو جانے کا حکم دے دیا۔

وزیر اعظم مودبانہ انداز میں سر جھکا کر باہر چلا گیا سامری کے بت لوتنے کا حادثہ طلسم ہوشیار میں پہنچا ہوا تھا اس لئے طلسم کے تمام جادوگر بری طرح گھبرا گئے تھے وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ سامری کا بت اس طرح ٹوٹ سکتا ہے۔ بڑے سے بڑا جادو بھی یہ گستاخی نہیں کر سکتا تھا۔

دراصل وہ بھی اپنی جگہ سچے تھے انہیں علم نہیں تھا کہ یہ سائنس کا جادو ہے۔ جو ان دنیا میں تو صدیوں بعد جا کر ایجاد ہوگا۔ اور

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

۱۶

مے حقوق

فقیر انبر ۲۷

پک رکھنے

چلو سک ٹوسک اور عمرو عیار جادو گروں کے جھپٹ میں
 جیب واپس شہ میں آئے تو انہوں نے وہاں غام
 از اتقزی دیکھی تمام جادوگر پریشان تھے مگر تھوڑی دیر
 بعد انہوں نے وزیر اعظم جادوگر کی آواز فضا میں گونجنی
 ہوئی سنی تب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے خلاف
 ہمیشہ جادو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور
 اس کے لئے زمانا جادوگر کو بلایا جا رہا ہے۔
 چلو سک ٹوسک یہ تو اس اعلان کا کوئی اثر
 نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ جادو کے منقلب کچھ نہیں
 جانتے تھے مگر خواجہ عمر عیار بری طرح گھبرائے۔

۱۷

جسے استعمال اب کر لیا گیا تھا یہ سانس ان
 کی عقل میں کہاں آسکتی تھی۔ بہر حال سامری کے
 بت ٹونے سے جہاں تمام جادوگر پریشان تھے وہاں
 ان کے دلوں میں چلو سک ٹوسک اور عمرو عیار کیخلاف
 ڈرہوست غصہ اور نفرت بھی موجود تھی ان کا لیس
 نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح وہ ان سے سزا
 کے بت توڑنے کا بدلہ لیں مگر وہ شہنشاہ کے حکم
 کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا
 کہ شہنشاہ نے عیاروں کے مقابلے کے لئے ہمیشہ
 جادو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو وہ بے
 خوش ہوئے انہیں یقین ہو گیا کہ ہمیشہ جادو کا
 سے بڑا جادوگر زمانا ان عیاروں کو عبرت ناک سزا
 دے گا۔ چنانچہ وہ اب زمانا جادوگر کا انتظار
 کرنے لگے۔

اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔
 "مارے گئے یہ بہت برا ہوا" اس نے چلو سک کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
 "کیا ہوا کیوں گھبرا گئے ہو" چلو سک نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "ہمارے غلط جیشہ جادو استعمال کیا جائیگا" خواجہ عمرو عیار نے پریشان کن لہجے میں جواب دیا۔
 "وہ کیا ہوتا ہے" چلو سک نے دلچسپی سے پوچھا۔
 "جیشہ جادو سب سے خطرناک جادو ہوتا ہے اس جادو کی زد میں آنے والا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جانور بن جاتا ہے۔ اور پھر اسے تمام جادوگر مل کر پھریاں مار مار کر نشت کر دیتے ہیں" خواجہ عمرو عیار نے اٹھیں بتلایا۔
 وہ سینوں اس وقت شہر کے ایک کونے میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔
 "جانور کیسے بن جاتا ہے اور کون جانور بنتا ہے" چلو سک نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "جو جانور جادوگر بنانا چاہے اس جادو کا کوئی توڑ یا ہے بس ایک ہی توڑ ہے کہ اس جادوگر

کو ختم کر دیا جائے تب یہ جادو ٹوٹتا ہے۔"
 عمرو عیار نے مزید تفصیل بتلانے ہوتے کہا۔
 "اچھا جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم ہمیں یہ بتلاؤ کہ ازیاب کا محل کہاں ہے اس سے پہلے کہ یہ ہم پر جیشہ جادو کا وار کریں کیوں نہ ہم اس کے محل میں گھس کر اسے ہلاک کر دیں۔ اور اس کے گلے سے وہ ہار اتار لیں" چلو سک نے پوچھا۔
 ازیاب کے محل میں ہم آسانی سے نہیں گھس سکتے۔ اس کے محل کے اردگرد جادو کا پہرہ ہوتا ہے اگر غلط آدمی اندر گھسنا چاہے تو وہ اسی وقت مفلوج ہو جائے گا۔ یا جل کر محسوم ہو جائے گا" عمرو عیار نے بتلایا۔

"تم چلو تو سہی وہاں جا کر سوچیں گے کہ کیا کرنا چاہیے کوئی عیاری تم دکھانا پتھر زمین ہم لڑائیں گے اللہ مالک ہے" چلو سک نے اس کا حوصلہ بندھاتے ہوئے کہا۔
 "اں شکیک سے یوں ہمت ہارتے سے کچھ نہیں ہوتا۔ چل کر دیکھیں تو سہی" چلو سک نے بھی چلو سک کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سینوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
 ONLINE LIBRARY
 FOR PAKISTAN
 PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

تھا کہ جمشید جادو کا ماہر زانا جادوگر نہیں دھونڈتا
 نہ لے اپنے متعلق تو اسے علم تھا کہ اگر وہ
 چادر سلیمانی اوڑھ لے تو زانا کبھی اسے نہیں
 دھونڈ سکے گا اور اس نے جب سے جمشید جادو
 کے متعلق سنا تھا اس نے دل ہی دل میں یہی
 فیصلہ کیا تھا کہ وہ چادر سلیمانی اوڑھ کر چھپ
 جائے اور پھر کسی عیاری سے علم سے باہر نکل
 جائے کیونکہ اسے جمشید جادو کے متعلق کبھی
 طرح علم تھا کہ ایک بار وہ اس جادو کی زد
 میں آگیا تو پھر اس کی موت یقینی ہے چنانچہ
 وہی ہوا ان سے عیلم ہو کر اس نے چادر
 سلیمانی زمیں سے نکالی اور پھر اسے اپنے اوپر
 اوڑھ لیا اب وہ سب کی نظروں سے غائب
 ہو گیا تھا مگر چلو سک بلوسک کا کام دیکھنے کے
 لئے وہ دوبارہ ان کی طرف بڑھ آیا اور
 خاموشی کے ساتھ ان کے قریب کھڑا ہو گیا اب
 جمشید جادو کی زد میں نہیں آسکتا تھا کہ وہ
 چلو سک بلوسک کا جادو دیکھنا چاہتا تھا۔

افراسیاب کے محل کی طرف بڑھنے لگے۔
 کافی دور آنے کے بعد وہ افراسیاب کے محل
 کے قریب پہنچ گئے یہ واقعی بہت عظیم الشان محل
 تھا۔ اس کے باہر بے شمار جادوگر پہرے لگے رہتے
 تھے۔ اور کچھ عجیب و غریب قسم کے پرندے اس کے
 ارد گرد مسلسل چکر کاٹ رہے تھے۔
 یہ ہے افراسیاب کا محل "عمرو عیار نے بتلایا
 "عمرو عیار میری ایک تجویز ہے" چلو سک نے کچھ
 سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا عمرو عیار نے پوچھا
 وہ یہ کہ تم ہم سے علیحدہ رہ کر کام
 کرو تم اپنے طور پر اندر جانے کی شش
 کرو ہم اپنے طور پر ہو سکتا ہے کہ اس
 طرح ہم میں سے کوئی کامیاب ہو جائے۔ اگھا
 رہنے میں یہ نقصان ہے کہ تم ہماری وجہ سے
 رک جاؤ گے اور ہم تمہاری وجہ سے" چلو سک
 نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی" عمرو عیار بھی شاید
 ان سے جان چھڑانا چاہتا تھا کیونکہ اسے خطہ

پر رکھ دیا بن کے اردگرد دھواں سا پیدا ہوا اور بن تیزی سے بڑا ہونے لگا گیا۔ چند لمحوں بعد وہاں ان کا جہاز موجود تھا۔
 ”مجھے بھی ساتھ لے چلو“ اچانک ان کے قریب سے آواز آئی اور وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے مگر اسی لمحے عمروعیار نے چادر سلیمانی اتار دی اور وہ ظاہر ہو گیا۔
 ”تم ہمارے ساتھ ساتھ تھے“ چوسک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ تھا“ عمروعیار نے جواب دیا۔
 ”ٹھیک ہے آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آؤ“ چوسک نے کہا اور پھر اس نے جہاز کا دروازہ کھولا اور وہ تینوں جہاز کے اندر سوار ہو گئے۔ سیدوں پر بیٹھ کر چوسک نے جہاز کا دروازہ بند کیا اور پھر چوسک نے جہاز چلانے کا بن دیا۔ جہاز کی مشینری میں زندگی پیدا ہوئی۔ اور پھر جہاز اپنی جگہ سے اٹھا اور انتہائی تیزی سے آسمان میں اڑتا چلا گیا۔ جب جہاز اتنا اونچا چلا گیا

ادھر چوسک ٹوسک عمروعیار سے ہٹ کر محل کی پھیلی طرف بڑھنے لگے وہ دونوں اس وقت جاوڑا لہا کے بھیس میں تھے اس لئے وہ بڑے ایلٹان سے چلے جا رہے تھے ویسے انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ عمروعیار بھی چادر سلیمانی اوڑھے ان کے ساتھ ساتھ آ رہا ہے۔
 ”کیا پروگرام ہے چوسک“ ٹوسک نے چوسک سے پوچھا۔

”میرا خیال ہے ہم اپنے جہاز میں بیٹھ کر محل کے اندر اتر جائیں ہم جہاز کو اتنی بلندی پر لے جائیں گے کہ اس پر جادو کا اثر نہیں ہو گا“ چوسک نے کہا۔
 ”ہاں یہ ٹھیک ہے چلو پھر کہیں اکیلی جگہ چلیں“ چوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے شہر سے باہر جانے لگے تھوڑی دیر بعد وہ ایک ویران جگہ پہنچ گئے یہاں دور دور تک کوئی شخص موجود نہ تھا۔ وہاں پہنچ کر چوسک نے جیب سے جہاز والا بن نکالا اور پھر اس پر مخصوص انداز میں انگلی پھیر کر اسے زمین

اسے جیب میں ڈال لیا۔ اب وہ دونوں نیچے جانے کے لئے تیار تھے ان دونوں نے پستول نکال لئے تھے اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر ابھی وہ سیڑھیوں کے نزدیک بھی نہیں پہنچے تھے کہ اچانک ان دونوں کے جسموں کو جھٹکا سا لگا اور وہ ایک نظر نہ آنے والے جال میں جکڑے گئے۔ انہوں نے پستول چلا کر جال کو کاٹنے کی کوشش کی مگر بے سود، چند ہی لمحوں میں وہ بالکل بے بس ہو گئے اب پستول ضرور ان کے ہاتھوں میں تھے مگر وہ اسے استعمال نہیں کر سکتے تھے انہیں جال نظر بھی نہیں آ رہا تھا مگر وہ حرکت کرنے سے بھی قاصر تھے اور پھر ان کے قدم زمین سے اٹھ گئے اور وہ کئی ہوئی پینک کی طرح ہوا میں ڈولنے لگے چلوںک بری طرح گھبرا گئے مگر وہ بے بس تھے نظر نہ آنے والے جال میں لٹکے ہوئے وہ ہوا میں ڈولتے ہوئے محل کے اندر جانے لگے۔ انہیں ایسا محسوس

کہ نیچے کوئی چیز نظر نہ آنے لگی تو چلوںک نے ڈرائی پر موجود مخصوص نشانات پر مختلف سوئیاں سیٹ کیں اور پھر اس نے جہاز کو نیچے اتارتے کا بیٹن دبا دیا۔
 ”اب جہاز ٹھیک محل کے اوپر اترے گا۔“
 چلوںک نے کہا۔
 ”مگر کہیں نیچے اترتے ہی ہمیں پکڑ نہ یا جائے“ چلوںک نے کہا۔
 ”نہیں ہم محل کی چھت پر اتریں گے۔ اور فوری طور پر جہاز کو بیٹن بنا کر جیب میں رکھیں گے“ چلوںک نے کہا۔

جہاز انتہائی تیزی سے نیچے اترتا چلا آ رہا تھا اب آبادی دوبارہ نظر آنے لگ گئی تھی پھر تھوڑی دیر بعد جہاز واقعی عین محل کی ایک وسیع عریض چھت پر اتر گیا جہاز کے رکتے ہی وہ عینوں تیزی سے باہر نکلے عروج پار تے تو باہر نکلنے ہی چھتی سے چادر سلیمانی اڑھی اور وہ تو نظروں سے غائب ہو گیا چلوںک نے جہاز کو تیزی سے بیٹن میں تبدیل کیا اور پھر

27

احتمالاً غصہ نمبر

37 - سر دیکھ کے

ہو رہا تھا جیسے کوئی انہیں جال میں لٹکانے
تیزی سے محل کے اندر لئے جا رہا ہو۔ اور
پھر وہ کافی بلندی سے ایک دھماکے کے ساتھ
نیچے گر پڑے اتنی بلندی سے اچانک نیچے گرنے
کی وجہ سے ان کے دماغ پر اندھیرے چانے
گئے۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں بیہوش ہو
چکے تھے۔ لیکن ان کے ہاتھوں سے چھوٹ
کر دور جا گئے تھے اور وہ محل کے اندر
برآمدے میں بیہوش پڑے تھے۔

افریاب اپنے خاص کمرے میں ایک چھوٹے سے
بت کے سامنے بیٹھا تھا وہ دل ہی دل میں
کبھی پڑھ رہا تھا اسکی آنکھیں بند تھیں اور
چہرہ سرف ہو رہا تھا کافی دیر تک اسی طرح
بیٹھے رہنے کے بعد اس نے اچانک بت پر
پھونک مار دی اور اس کے پھونک مارنے
ہی بت کے گرد نیلے رنگ کا دھواں پیدا
ہو گیا۔

اب افریاب آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا
تھا اس کی آنکھوں میں اشتیاق کی لہریں تھیں

یہ کیا چیز ہے 'بوتے' شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔
 "یہ اڑتے والا ڈبہ ہے میرے آقا" بوتے نے جواب دیا۔
 اور واقعی وہی ہوا چند لمحوں بعد وہ ڈبہ ہوا میں اڑنے لگا اور انتہائی تیزی سے آسمان کی طرف بڑھتا چلا گیا وہ لمحہ بہ لمحہ چھوٹا ہوتا جا رہا تھا۔
 شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اس نے ایسا اڑتے والا ڈبہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
 "یہ ڈبہ کہاں جا رہا ہے" شہنشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
 "یہ ڈبہ اب تمہارے محل کی چھت پر اترے گا" بوتے نے جواب دیا۔
 میرے محل کی چھت پر مگر کیسے میرے محل کے گرد تو جادو کا زبردست پہرہ ہے "شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔
 "بہت اونچا جا کر نیچے اترے گا۔ اس لئے

جب بت کے گرد دھواں چھتا تو وہاں بت کی بجائے ایک ہونا کھڑا تھا۔ بوتے کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔
 "کیا حکم ہے آقا" بوتے چینی ہوئی آواز پوچھا۔
 "میں سخت مشکل میں ہوں بوتے تم میرے مشیر بن جاؤ تاکہ مجھے قدم قدم پر طمع متروک دے سکو" شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔
 "میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں آقا" بوتے نے جواب دیا۔
 "بوتے یہ بتاؤ اس وقت وہ عیار کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں" شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔
 بوتے نے اپنا ہاتھ ہوا میں بند کیا اور پھر جیسے ہی اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ نیچے کیا سامنے دیوار پر ایک منظر ابھر آیا۔
 شہنشاہ افراسیاب نے دیکھا کہ ایک بڑا سا جہاز کھڑا ہے جس میں پلوسک پلوسک اور عمدی داخل ہو رہے ہیں یہ جہاز کسی کیپول جیسا تھا اس لئے وہ سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا چیز ہے"

تمہارے جادو کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا
 بولتے تھے اطمینان سے جواب دیا۔

”اوہ“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور پھر وہ
 منظر کو عجز سے دیکھنے لگا۔ ڈبہ بالکل چھوٹا
 ہونے کے بعد دوبارہ تیزی سے بڑا ہونے لگا
 اب وہ ڈبہ نیچے آ رہا تھا لمحہ بے لمحہ وہ بڑا ہوتا
 چلا جا رہا تھا پھر منظر میں افراسیاب کا شاہی
 محل بھی نظر آتے لگا۔ ڈبہ ٹھیک محل کے
 اوپر موجود تھا اور انتہائی تیزی سے نیچے آتا
 جا رہا تھا۔

شہنشاہ ہوشیار ہو جاؤ ڈبہ تمہارے محل کی
 چھت پر اترے گا۔ جیسے ہی ڈبے میں سے
 یہ عمارت باہر نکلیں فوراً انہیں طلسمی جال میں
 قید کر لینا۔ اگر ایک بار یہ تمہاری گرفت سے
 نکل گئے تو پھر بڑی مشکل پیش آئیگا بونے نے
 اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

ہاں میں تیار ہوں ایک بار یہ میرے منہ سے
 چڑھ جائیں پھر میں انہیں ایسی سزا دوں گا
 کہ یہ یاد رکھیں گے زانا جادوگر آنے والا

ہے وہ انہیں جانور بنا دیگا اور پھر ہمیں
 سب جادوگر مل کر ان کا شکار کھیں گے“ افراسیاب
 نے جواب دیا۔

”سو افراسیاب انہیں طلسمی جال میں قید کر کے
 طلسم سیاہ میں قید کر دینا۔ اور زانا جادوگر کو
 وہیں بھیج دینا۔ انہیں آزاد نہ پھرنے دینا“ بونے
 نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا“ افراسیاب
 نے جواب دیا۔ اس کی نظریں جہاز پر ٹکی ہوئی
 تھیں جو اب بے حد قریب آ گیا تھا۔ وہ اٹھ
 کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دونوں بازو آسمان کی
 طرف کھینچے۔ اور جہاز کے چھت پر اترنے
 کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد جہاز چھت پر ٹک گیا پھر
 اس کا دروازہ کھلا اور سردیاری باہر نکلا افراسیاب
 خاموش ہاتھ اٹھائے کھڑا رہا کہ اب یہ کیا
 کرتے ہیں۔ چلوںک ٹورکنے جہاز سے باہر نکلتے ہی
 انتہائی تیزی سے جہاز کا دروازہ بند کیا اور
 پھر چلوںک نے جہاز پر ہاتھ پھیرا تو جہاز کے

گرو دھواں سا پھیل گیا چند لمحوں میں جہاز غائب ہو چکا تھا۔ چوسک نے ہن اٹھا کر حیرت میں ڈالا۔ اسی لمحے عمر و عیار نے انتہائی چھٹی سے زبیل سے چادر سلیمانی نکال کر اڑا دی اور وہ افراسیاب کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"افراسیاب کیا کر رہے ہو طلسمی جال پھینکنے بونے کی آواز سنائی دی۔ اور افراسیاب جو اس جہاز کو آتے اور غائب ہوتے حیرت سے دیکھ رہے تھے بونے کی آواز سن کر ہوش میں آ گیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو عجیب سے انداز میں جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے سیریشیوں کی طرف بھاگتے ہوئے چوسک چوسک کے جسموں کو جھٹکا سا لگا۔ چوسک چوسک کے ہاتھوں سے لہریں سی نکلیں۔

مگر افراسیاب اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کرتا چلا گیا جیسے جیسے وہ اپنے ہاتھوں کو اکٹھا کرتا چلا جا رہا تھا ویسے ویسے چوسک چوسک بے بس ہوتے جا رہے تھے جب افراسیاب نے اندازہ کر لیا کہ وہ بالکل بے بس ہو گئے ہیں تو اس نے اپنے ہاتھوں کو اوپر کی طرف جھٹکا اور اس کے ساتھ چوسک

موت کے قدم بھی زمین سے اکھڑ گئے اب افراسیاب اپنے ہاتھوں کو باہر کے رخ جھکا رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ چوسک چوسک بھی اُڑتے ہوئے عمل کے اندر کی طرف آ رہے تھے جب وہ برآمدے کے اندر آ گئے تو افراسیاب نے اچانک ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے کرتے اور وہ دونوں غاصی بخندیا سے نیچے برآمدے کے فرش پر آ گئے افراسیاب نے اپنے ایک ہاتھ کو ان کی طرف کر کے انگلیوں کو بند کر کے مٹھی کی صورت میں کر لیا اور اسکے مٹھی بند کرتے ہی فرش پر سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چوسک چوسک یکدم بیہوش ہو کر گر گئے ان کے بیہوش ہوتے ہی افراسیاب نے ایک طویل سانس لی۔

"اب یہ اس وقت تک ہوش میں نہیں آ سکتے جب تک میں انہیں ہوش میں نہ لے سکوں" افراسیاب نے بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ٹھیک ہے مگر وہ تیسرا عیار" بونے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کی مجھے فکر نہیں ہے وہ عیار ضرور ہے"

مگر وہ ایسا خطرناک عیار نہیں ہے جیسے یہ ہیں۔ اور ویسے بھی وہ اب محل میں تم چکا ہے اب وہ میری اجازت کے بغیر محل سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اور جیسے ہی اس نے سلیمانی چادر اتارنا وہ ظاہر ہو جاتے گا اور اسی لمحے وہ میرے کسی جادوگر کے ہاتھوں پکڑا جائے گا۔" افراسیاب نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے تم ان دونوں کو طلسم سیاہ میں پھینکو اور پھر ان کے پیچھے زناٹا جادوگر کو بھیج دینا۔ وہ خود ان سے ٹپٹ لے گا۔" بونے نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔" افراسیاب نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجاتی ایک کینز اندر داخل ہوئی۔

پہریلوں سے کہو کہ ان دونوں عیاروں کو اٹھا کر طلسم سیاہ میں پھینک دیں۔" شہنشاہ افراسیاب نے حکم دیا۔ اور کینز باہر نکل گئی۔ پھر افراسیاب نے دیوار کے منظر میں دیکھا کہ چند پہریلوں نے ان دونوں کو اٹھایا اور ان کے ہاتھ سے گری ہوئی

دو نالی نما چیزیں بھی انہوں نے اٹھالیں۔ اور وہ انہیں لے کر مختلف کمروں سے ہوتے ہوئے ایک کمر کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک نے اس دروازے کو کھولا اور پھر چلو سک ٹوکسکو کو اندر پھینک کر وہ نالی نما چیزیں بھی اندر پھینکیں۔ اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر دیا پھر جیسے ہی پہریلوں نے دروازہ بند کر کے پیچھے ہٹے افراسیاب نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور وہ دروازہ یکدم غائب ہو گیا اب وہاں سپاٹ دیوار تھی۔

"کیا اب میں جاؤں" بونے نے پوچھا۔
 "ہاں اب تم جاؤ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔" افراسیاب نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔
 اور اس کے یہ فقرہ کہتے ہی بونا غائب ہو گیا۔

افراسیاب نے ایک کینز کو ہلا کر اسے حکم دیا کہ وہ محل کے تمام پہریلوں کو خبردار کر دے کہ جہاں بھی عمر و عیار نظر آئے وہ اسے فوراً طلسمی جال میں قید کر کے اسے فوراً اس کے حضور پیش کر دیں اور جیسے ہی زناٹا جادوگر آئے اسے فوراً

جیل انسان

فقہ نمبر 44

پر دیکھئے

خواجہ عمر و عیار نے چادر سلیمانی اور ڈھتے ہی اپنے
 آپ کو تو نظروں سے غائب کر لیا۔ مگر چونکہ وہ
 سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے چلوںک
 ٹوک کو طلسمی جال میں پھنس کر بے بس ہوتے اور
 پھر انہیں فضا میں اڑ کر نیچے جاتے دیکھا وہ سمجھ
 گیا کہ افراسیاب نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ اور
 اب افراسیاب اس انتقام میں ہوگا کہ کب عمر و عیار
 چادر اتارے اور کب وہ اسے بھی گرفتار کرے
 اس لئے عمر و عیار نے چادر اور بھی زیادہ مضبوطی
 سے اپنے گرد لپیٹ لی اور پھر وہ تیز تیز

اس کے پاس لے آیا جائے۔
 کینز یہ حکم سن کر سلام کر کے باہر نکل گئی
 اور افراسیاب اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے
 پتنگ پر دراز ہو گیا اب اس کے چہرے پر
 انتہائی اطمینان اور سکون تھا۔

قدم اٹھاتا بیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا بیڑیوں میں جگہ جگہ پہریار جادوگر موجود تھے مگر عمر و عیار ان کی نظروں سے بچتا ہوا انتہائی احتیاط سے نیچے اترتا چلا گیا اس نے حتی الوسع بیڑوں کی چاب بھی پیدا نہ ہونے دی تاکہ اس کی موجودگی سے پہریار ہوشیار نہ ہو جائیں۔

نیچے جا کر اسے معلوم ہوا کہ افراسیاب نے ان دونوں کو طلسم سیاہ میں بند کر دیا ہے۔ اور خود اپنے خاص کمرے میں زانا جادوگر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

عمر و عیار ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے کہ اس نے محل میں پہریاروں کی بھاگم دوڑ دیکھی اور پھر اسے پتہ چلا کہ زانا جادوگر زمین کی گہرائیوں سے نکل کر آ گیا ہے اس نے آج تک جمشید جادو اور زانا جادوگر کے متعلق سنا تھا۔ اسے دیکھا نہیں تھا لہذا اسے دیکھنے کے شوق میں وہ بھی افراسیاب کے خصوصی کمرے میں داخل ہو کر ایک طرف کونے میں کھڑا ہو گیا۔ افراسیاب اپنی خاص کرسی پر بڑے اطمینان

سے بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور زانا جادوگر اندر داخل ہوا وہ شیر کی پشت پر بیٹھا ہوا تھا وہ خود بھی جنگلی بیچھ نظر آ رہا تھا اس کے پوسے جسم پر سیاہ رنگ کے کھنکھنے والے بال تھے اس نے صوف ایک جاگیا سا پہنا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے اس کے ناخن بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور چہرہ انتہائی خوفناک تھا۔

افراسیاب کے سامنے پہنچ کر وہ شیر سے اترتا اور سجدے میں گر پڑا۔ شیر ایک طرف خاموشی سے بیٹھ گیا۔

”اٹھو زانا“ افراسیاب نے گرجدار لہجے میں کہا۔
”شہنشاہ افراسیاب خادم کو کیوں یاد فرمایا۔ حکم کیجئے؟“ زانا نے کھڑے ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”زانا جادوگر تم جمشید جادو کے سب سے بڑے باہر ہو ہمارے طلسم میں عیار گھس گھس آئے ہیں ان میں سے دو عیار ایسے ہیں جن کے پاس خوفناک

قسم کا جادو ہے انہوں نے اپنے جادو سے ماہی کا بت توڑ دیا ہے وہ ایک ڈبے میں اڑتے پھرتے ہیں اور ان پر کپھاڑوں کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا انہوں نے پورے طلسم ہوشربا میں خون ہراس کی ہر دوڑا دی ہے چنانچہ میں انہیں عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں" افراسیاب نے اسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"حکم کیجئے حضور واقعی ایسے عیاروں کو عبرتناک سزا ملنی چاہیے تاکہ طلسم ہوشربا اور شہنشاہ کا اقبال بند ہو" زانا نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہم نے ان دونوں عیاروں کو طلسم سیاہ میں قید کر دیا ہے اور تمہارا عیار عمرو ہے جو اس وقت محل میں تو موجود ہے مگر اس نے چادر سلیمانی اوڑھ رکھی ہے اس لئے وہ ہم سب کی نظروں سے غائب ہے ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ اس کمرے میں بھی موجود ہو مگر ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے کیونکہ پہلے کئی بار ہمارا اسکا مقابلہ ہو چکا ہے ہمیں فکر ان دو

تے عیاروں کی ہے ان دو عیاروں کو ختم کرنے کے بعد ہم عمرو عیار کو تلاش کر کے ختم کر لیں گے" افراسیاب نے کہا۔

"حضور نے درست فرمایا" زانا نے جواب دیا۔ "ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم ان دونوں عیاروں پر جمشید جادو کا وار کرو اور انہیں خرگوش بنا دو پھر ہم ان کا شکار کھیں گے۔ خرگوش تو انہیں جادو کے زور سے ہم خود بھی بنا سکتے تھے مگر ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جادو کا توڑ کیا جا سکتا ہے مگر جمشید جادو کا توڑ ممکن نہیں ہے" افراسیاب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بہتر عالیجاہ آپ مجھے طلسم سیاہ میں بھیج دیں یا پھر ان عیاروں کو یہاں بلا لیں۔ میں انہیں خرگوش بنا دیتا ہوں" زانا نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں اس سلسلے میں کوئی تیاری تو نہیں کرنی پڑے گی" افراسیاب نے پوچھا۔ "بہتر عالیجاہ میں تمام تیاری کر کے آیا ہوں" زانا نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے ہم تمہیں ظلم سیاہ میں بھیج دیتے ہیں اور تم انہیں خرگوش بنا کر کانوں سے پکڑ کر باہر لے آؤ" افراسیاب نے کہا۔

"ٹھیک ہے حضور میں تیار ہوں" زانا نے جواب دیا "چلو آؤ میرے ساتھ" افراسیاب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر آگے آگے افراسیاب اور اسکے پیچھے زانا چل پڑا۔ زانا کے پیچھے جادوگر تھے۔ عمروعیار جانتا تھا کہ زانا اور افراسیاب دونوں جادو کے معاملے میں انتہائی طاقتور ہیں اس نے کوئی حرکت کی اور وہ انہیں قابو کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو وہ خود مارا جاتے گا۔ اس لئے وہ خاموشی سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔

افراسیاب زانا جادوگر کو نئے ظلم سیاہ کے پاس پہنچ گیا وہاں پہنچ کر اس نے انگلی سے دیوار کی طرف اشارہ کیا اس کا اشارہ ہوتے ہی وہاں سے دیوار غائب ہو گئی اور وہاں دروازہ ظاہر ہو گیا افراسیاب نے اپنی انگلی سے دوبارہ اشارہ کیا اور دروازہ کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی زانا جادوگر اچھل کر اندر چلا گیا

اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا افراسیاب نے انگلی کا اشارہ کر کے دیوار برابر کھردی۔ اور پھر خود باہر کھڑے ہو کر زانا جادوگر کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ زانا جادوگر کو ظلم سیاہ سے باہر آنے کا طریقہ آتا ہے اس لئے اس نے اطمینان سے دروازہ بند کر کے دیوار برابر کر دی تھی وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ آخر کار وہ ان عیاروں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

نے فوراً اپنی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر پنسل مارچ نکالی جو اچھی مارچ تھی اس کی روشنی بڑی بڑی مارچوں سے بھی زیادہ تیز تھی۔ اور اس میں سیل نہیں ڈالنے پڑتے تھے چونسک ٹوسک کے ڈیڈی نے یہ مارچ اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ وہ ہر قسم کی آب و ہوا میں کام دیتی تھی۔

چنانچہ جیسے ہی ٹوسک نے مارچ جلائی کہہ تیز روشنی سے بھر گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی چھت فرش اور دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں اور ان پر سرخ کے عجیب و غریب قسم کے بت بنے ہوئے تھے کہیں کہیں انسانی کھوپڑیاں اور بندڑوں کی تصویریں بھی موجود تھیں حیرت انگیز بات یہ تھی کہ کمرے کا دروازہ بالکل نہیں تھا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کسی دروازے ہی سے پھینکا گیا ہے۔

یہ کیسا کمرہ ہے بھے تو سخت محسوس ہوا ہے" ٹوسک نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔
گھبراؤ نہیں یہ انہوں نے اپنی طرف سے جادو کا کمرہ بنا رکھا ہے مگر ہمارے پاس ان سے

گتے کے بچے

حکیم امیر

۵۰ کی برادری

چونسک ٹوسک جیسے ہی اس کمرے میں گئے ان کے حیم اس طلسمی جال سے آزاد ہو گئے۔ پہلے تو انہیں وہاں کچھ نظر نہ آیا۔ کیونکہ یہ کمرہ اندر سے بالکل سیاہ تھا اور کہیں سے بھی کوئی روشنی نہیں آرہی تھی انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اندر ہو گئے ہوں۔

چونسک جیب سے مارچ نکالو کہیں ہم اندر نہ ہو گئے ہوں" چونسک نے کان دیر تک کچھ نظر نہ آنے پر ٹوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔
اس وقت ٹوسک کو مارچ کا خیال آیا۔ اس

بھی بڑا جادو ہے۔" چلو سک نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"مگر چلو سک وہ کیسی جال تھا جو ہمیں نظر نہیں آ رہا تھا۔" لو سک نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "جادو کا جال تھا آخر عظم ہوشربا میں موجود ہے یہاں تو قدم قدم پر ہمیں جادو کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔" چلو سک نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ عظم ہوشربا میں آکر پھنس گئے ہو۔ جلا کیا ضرورت پڑی تھی یہاں آنے کی۔ امیر حمزہ جانتا اور افراسیاب جانتا۔" لو سک نے قد سے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں لو سک آخر ہم سیرتفریح کے لئے ہی تو نکلے تھے یہ بھی ایک دلچسپ تفریح ہے جب ہم آتا جائیں گے خاموشی سے جہاز میں سوار ہو کر یہاں سے کیا اس سارے سے ہی نکل جائیں گے۔" چلو سک نے جواب دیا۔

ہو سکتا ہے ہم جادو کے جال میں ایسے پھنس جائیں کہ نکل ہی نہ سکیں۔" لو سک بالکل حوصلہ دار چکا تھا آخر کچھ تھا اس نے کبھی اس قسم کے

پکر دیکھے نہیں تھے۔
 گھبراؤ نہیں لو سک ہمیں ہر قسم کے حالات سے گزرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ کائنات میں قدرت کے بے شمار اسرار موجود ہیں اور کائنات کے سیاح ہم ہیں ہمارا اب کام ہی یہی ہے کہ نئے سے نئے سیاروں میں جائیں اور وہاں کی سیر کریں۔" چلو سک نے کہا اور پھر اس نے اسکے شانے پر ہتھکی دی۔

"چلو یہ تو ٹھیک ہے مگر اب یہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر کرو۔" لو سک نے کہا۔

"ہاں یہاں سے نکلنے کے متعلق کچھ سوچنا پڑیگا۔" چلو سک نے کہا مگر اس کے ذہن میں کوئی تدبیر ہی نہیں آ رہی تھی پستول تو انہوں نے ہوش میں آتے ہی اٹھائے تھے چلو سک نے پستول سے لہر مار کر دیوار اڑانا چاہی مگر وہ دیوار نکلنے کی بجائے ہوتی تھی کہ لہر کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

ابھی وہ بیٹھے ہی سوچ رہے تھے کہ اچانک سامنے کی دیوار پھٹی اور اس میں دروازہ سا بن گیا۔

ہوتی کہ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گئے۔
چند لمحوں بعد جب انہیں ہوش آیا تو وہ
یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب وہ انسانوں کی
بجائے چھوٹے چھوٹے خرگوشوں کی صورت میں تبدیل ہو
چکے تھے ان کی ٹارچ اور پستول فرش پر پڑے
تھے ٹارچ جل رہی تھی ان کے پیچھے اتنے چھوٹے
تھے کہ وہ انہیں اٹھا بھی نہیں سکتے تھے گو وہ
انسانوں کی طرح سوچ سکتے تھے سن سکتے تھے مگر
جہانی لحاظ سے وہ خرگوشوں میں تبدیل ہو چکے تھے

وہ دونوں چونک کر بیدار ہو گئے چوسک نے
پھرتی سے چوسک کے ہاتھ سے ٹارچ لے کر بجایا
دی اور خود ایک کونے میں کھبک گئے۔
دروازہ کھلا اور پھر ایک سایہ سا اندر داخل
ہوا۔ اس کے اندر آنے کے بعد دروازہ بند
ہو گیا اور پھر دیوار بھی برابر ہو گئی ایک بار پھر
کمرے میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔

اسی لمحے چوسک نے ٹارچ جلا دی۔ اور
پھر روشنی میں وہ دونوں خوفزدہ ہو گئے جیب انہوں
نے اپنے سامنے ایک ریچھ نما انسان کو کھڑے دکھا
جس کے بڑے بڑے دانت باہر نکلے ہوئے تھے
اور اس کی سرخ آنکھوں سے جیسے بجلیاں سی
نکل رہی ہوں اپنا یک روشنی ہونے سے وہ ایک
لمحے کے لئے گھبرا گیا مگر دوسرے لمحے اس نے
دونوں ہاتھ ان کی طرف جھٹکے اور زور سے چیخ
ماری چوسک نے پھرتی سے پستول چلاتا چلا مگر
اسی لمحے ایک دھماکا سا ہوا اور ان دونوں کو
یوں محسوس ہوا جیسے ان دونوں کے جسموں میں
ایٹم بم ٹیٹ گیا ہو۔ انہیں اپنا یک اتنی تکلیف

چاند زمیں میں ڈال کر اس نے زمیں سے ایک
انڈہ نکالا اور پھر پوری قوت سے یہ انڈہ اس
نے زانا جادوگر کے سر پر مار دیا۔
زانا جادوگر کی چونکہ اس کی طرف سے پشت
تھی اور وہ شاید تصور بھی نہیں کر سکتا تھا
کہ عمر دعیار بھی اس کے ساتھ اندر آ گیا ہوگا۔
پھر حال انڈہ ایک دھماکے کے ساتھ زانا جادوگر
کے سر پر لگ کر ٹوٹ گیا انڈے میں سے سبز
رنگ کا دھواں سا نکلا اور اس نے ایک جھکنے
میں زانا جادوگر کو بیہوش کر دیا۔ زانا جادوگر دھواں
سے نیچے فرش پر گر گیا۔

گجرات نہیں چلوسک چلوسک میں ابھی اسے ختم
کر کے تہیں دوبارہ اصل روپ میں لے آؤنگا" عمر دعیار
نے چلوسک چلوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو فرگوش
بنے ہوئے تھے۔

یہ کہہ کر عمر دعیار نے زمیں میں ہاتھ ڈال کر
خفیہ سیدی نکالا اور پھر اس نے بیہوش پڑے ہوئے
زانا جادوگر کے سینے پر اپنا گھٹنا ٹیک کر شیخ
پوری قوت سے اس کی پٹھریوں پر چلا دیا۔ زانا

خبیبہ نے انسان
حضرہ نمبر ۶۰
بکر
۵۵

اس ریچھ نما انسان کا زوردار قبضہ سنا دیا۔
وہ اپنی فتح پر مسلسل قبضے لگا رہا تھا۔
اب زانا جادوگر کے سامنے بڑے بڑے عیار نام
ہو جاتے ہیں" اس ریچھ نما انسان نے قبضہ لگاتے
ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے دونوں چونک پڑے جب انہوں
نے زانا جادوگر کے سینے پیچھے عمر دعیار کو ظاہر ہوتے
دیکھا اس نے بڑی آہستگی سے اپنے جسم سے چادر
سینہ کی ہٹا کر زمیں میں ڈال لی۔ وہ شاید چادر سینہ کی
اڈھے زانا جادوگر کے ساتھ ہی اندر آ گیا تھا

چلوک ٹوسک دونوں بھاگ کر عمروعیار سے پیٹ گئے اور کہنے لگے۔

"بہت بہت شکریہ عمروعیار تم نے ہمیں بچا لیا۔ یہ ضروری تھا ورنہ تم زندگی بھر اہل روپ میں نہ آتے۔ میں نے یاہر زانا جادوگر پر اس نئے وار نہیں کیا تھا کہ وہاں افراسیاب بھی موجود تھا میں اس نے انداز لگایا تاکہ یہاں میں اکیلے زانا جادوگر سے پیٹ لوں گا۔ مگر میرا خیال تھا کہ زانا جادوگر کچھ دیر مقرر وغیرہ پڑھ کر تمہیں فرغوش بناستے گا اس لئے مجھے دیر ہوگئی اور تمہارا روپ بدل گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے یہ شیطان ختم ہو گیا۔"

"مگر اب کیا ہوگا ہم باہر کیسے نکلیں گے اور افراسیاب سے کیسے بچیں گے؟" چلوک نے کہا۔ اس پر وہ بھی گھبرایا ہوا تھا۔

"فکر مت کرو میں نے اس کی بھی ترکیب سوچ لی ہے۔" عمروعیار نے کہا۔
"کیا ترکیب سوچی ہے کچھ ہمیں بھی بتاؤ" چلوک نے پوچھا۔

جادوگر کے منہ سے خوفناک غرغراہٹ نکلی اور اس کے گردن سے خون فوارے کی طرح نکل نکل کر ارد گرد پھیننے لگا۔ عمروعیار اسے اس طرح ذبح کر رہا تھا جیسے قسانی بکری ذبح کرتے ہیں چند لمحوں بعد زانا جادوگر کی گردن اس کے دھڑ سے علیحدہ ہو گئی اس کے ساتھ ہی چلوک ٹوسک دوبارہ میہوش ہو گئے۔ مگر چند لمحوں کے بعد انہیں دوبارہ ہوش آیا تو وہ اپنے اصلی روپ میں تھے۔
کمرے میں چیزوں کی آوازیں گونج رہی تھیں پھر ایک آواز آئی:

"میں زانا جادوگر تھا ہائے مجھے ذبح کر دیا گیا ہائے مجھے دھوکے سے قتل کیا گیا۔"
آواز کی گونج ختم ہوتے ہی چلوک نے دیکھا کہ زانا جادوگر کا جسم دھواں بن کر غائب ہونے لگا۔ سچی کہ فرس پر پھیلا ہوا خون بھی دھواں بن گیا جھوڑی دیر بعد زانا جادوگر کی لاش اور خون دھواں بن کر غائب ہوگئی۔
اب کمرے میں چلوک ٹوسک اور عمروعیار اکیلے رہ گئے۔

دیوار پر ہاتھ پھیرا جہاں دروازہ موجود تھا اسکا
 ہاتھ لگتے ہی وہاں سے دیوار غائب ہوگئی۔ اور
 دروازہ نکل آیا۔ عمروعیار نے دروازے پر دوبارہ ہاتھ
 پھیرا دروازہ کھل گیا عمروعیار نے انہیں اپنے پیچھے
 بننے کا اشارہ کیا اور خود باہر نکل گیا چلوٹیک نے
 مارچ بجا کر جیب میں ڈالی اور اپنے اپنے پستول
 بھی جیبوں میں ڈال لئے اور پھر بڑے فریادارانہ
 انداز میں عمروعیار کے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل
 آئے۔

باہر افراسیاب اور دوسرے جادوگر موجود تھے چلوٹیک
 ٹوسک کو اپنے اہل روپ میں دیکھ کر وہ سب
 حیران رہ گئے۔

”کیا ہوا زمانا کیا یہ خرگوش نہیں بنے“ افراسیاب
 نے ٹھیکے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں آتا یہ بہت بڑے جادوگر ہیں یہ خرگوش
 تو نہیں بنے مگر میں نے بڑی محنت کر کے
 انہیں اپنے قابو میں کر لیا ہے اب یہ میرے حکم
 کے بغیر ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتے“ عمروعیار نے زمانا
 جادوگر کے سے لہجے میں جواب دیا۔

”میں روپ بدل کر زمانا جادوگر بن جاؤں گا
 اور پھر تمہیں لے کر باہر چلا جاؤں گا۔ بس تم
 خاموش رہنا۔ اور جیسا میں تمہیں حکم دوں چلتے دو
 تمہیں عجیب ہی گئے تم ویسے ہی کرنا بانی میں
 سنبھال لوں گا“ عمروعیار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا
 ”ٹھیک ہے“ ان دونوں نے اثبات میں سر
 ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر عمروعیار نے اپنے کپڑے اتار کر زنبیل سے
 ایک سیال سا نکال کر اپنے جسم پر مل دیا اس
 سیال کے ملتے ہی اس کے جسم پر گھنے بال
 اگل آئے اس نے زنبیل سے دو دانٹ نکال کر
 منہ میں فٹے کئے اور پھر سیال عیاری سے اپنے
 چہرے کو بھی زمانا جادوگر جیسا بنالیا۔ اب اسے
 دیکھ کر کوئی بھی نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ
 زمانا نہیں بلکہ عمروعیار ہے۔ پھر اس نے زنبیل
 کو مٹھی میں زور سے دبایا زنبیل چھوٹی ہوتی
 چلی گئی اس نے بالکل ایک جیمہ جتنی زنبیل
 بنا کر اسے منہ میں ڈال لیا۔ اب وہ خالی
 ہاتھ تھا پھر وہ واپس مڑا اس نے اس جگہ

”مگر ہم تو چاہتے تھے کہ یہ فرگوش بن جائے
ہم نے اس لئے تمہیں یہاں طلب کیا تھا ورنہ
تو تو ہم انہیں خود ہی کر سکتے تھے“ افراسیاب نے
پہلے کی طرح سخت لہجے میں کہا۔

”مضور آپ گھبرائیں نہیں یہ فرگوش بھی بن
جائیں گے اس کے لئے مجھے انہیں سامنے بٹھا کر
ایک رات کا جاپ کرنا پڑے گا۔ یہ تو قابو
تھی نہیں آ رہے تھے مجھے انہیں قابو میں کرنے
کے لئے زبردست جہد جادو کرنا پڑا۔ سستی کہ مجھے
سامری کی روح کو بلانا پڑا، عمروعیار نے کہا۔
”سامری کی روح کو کیا مطلب، کیا تم سامری
کی روح کو بلا سکتے ہو؟ افراسیاب نے اسے گھنچیں
بھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں مضور میں نے سامری کی روح بلانے کا
جادو سیکھنے کے لئے۔ چالیس سال لگائے ہیں اب
سامری کی روح میرے بلاوے پر آ جاتی ہے“ عمروعیار
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر سامری کی روح نے کیا بتلایا“ افراسیاب نے
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

مضور سامری کی روح نے بڑی پریشان کن خبر
دی ہے۔ اس نے بتلایا ہے کہ یہ دونوں عیار
انتہائی خطرناک جادوگر ہیں یہ کائنات کا عجیب و غریب
جادو جانتے ہیں اس لئے ان سے علم ہوشیاری کو
شدید خطرہ ہے انہیں اس صورت میں قابو کیا جاسکتا
ہے کہ انہیں قابو کر کے شہنشاہ افراسیاب انہیں اپنے
سامنے بٹھا کر دس دن تک سامری جاپ کرے دس
دن کے بعد ان کا جادو ختم ہو جائے گا پھر
افراسیاب انہیں ہلاک کر سکتا ہے اس جاپ سے
پوری موجودگی بھی سامری کی روح نے ضروری بتلانی
ہے چنانچہ سامری کی روح کے بتلاتے طریقے سے
میں نے انہیں قابو کر لیا ہے اور باہر لے آیا ہوں
اب آپ جیسا حکم کریں“ عمروعیار نے تفصیل سے
بتلاتے ہوئے کہا۔

”اگر سامری کی روح نے کہا ہے تو ٹھیک ہے
واقعی یہ بے حد خطرناک عیار ہیں مگر میں یہ کیسے
مان لوں کہ واقعی یہ تمہارے قابو آگئے ہیں“ افراسیاب
نے قدسے مشکوک لہجے میں کہا۔

”میں ابھی دکھاتے دیتا ہوں“ عمروعیار نے کہا اور

پھر اس نے چلو سک لوسک کی طرف مڑ کر شکستہ لہجے میں کہا۔

"چلو سک لوسک اپنے کان پڑ کر زمین پر ناک رگڑو۔"

اس کا حکم سنتے ہی چلو سک لوسک نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے کان پکڑے اور پھر جھک کر اپنی ناکیں زمیں پر رگڑنے لگے۔

سیدے کھڑے ہو جاؤ: عمرو عیار نے کہا اور وہ سیدے کھڑے ہو گئے۔

"اپنی ایک ناک اور اپنی اٹھاؤ" عمرو عیار نے دوسرا حکم دیا۔ اور ان دونوں نے کھٹکتیوں کی طرح اپنی اپنی ایک ناک اٹھالی۔

"سیدے کھڑے ہو جاؤ" عمرو عیار انہیں باقاعدہ کسی ہاسٹ کی طرح حکم دے رہا تھا اور وہ تیزی سے اس کا حکم بجا لا رہے تھے۔

شہنشاہ ازیاب کے سامنے جھک جاؤ اور سلام کرو: عمرو عیار نے کہا اور وہ دونوں ازیاب کے سامنے جھک گئے اور انہوں نے اسے سلام کرنے شروع کر دیے۔

سیدے ہو جاؤ" عمرو عیار نے کہا اور وہ سیدے اٹھ اٹھ ہو کر کھڑے ہو گئے۔

"دیکھا حضور" عمرو عیار نے ازیاب سے مخاطب ہو کر کہا "ان واقعی یہ تمہارے قابو میں ہیں" مگر کیا یہ میرا حکم نہیں مانتے گے" ازیاب نے کہا۔

نہیں حضور چونکہ یہ میرے قابو میں ہیں اس لئے یہ میرا ہی حکم مانتے گے" عمرو عیار نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے آؤ اب چلیں میں سامری کی روح کے حکم کیطابق دس دن کا جاپ فرما شروع کرنا چاہتا ہوں تاکہ انکا جادو جلد از جلد ختم ہو سکے اور مجھے اطمینان ہو۔ ازیاب نے کہا۔ اور پھر وہ آگے آگے چل پڑا

اپنے پیچھے چلو سک لوسک چل پڑے وہ سب چلتے ہوئے ایک کمرے میں آئے جہاں ازیاب نے اپنے قریب

عمرو عیار کو بٹھایا اور ان دونوں کو سامنے بٹھا کر وہ خود ان کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا

اور اس نے کوئی عجیب و غریب منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

افریاب کو یہ شک بھی نہیں ہوا تھا کہ زانا جادوگر کے روپ میں عمرِ عیار ہے۔ مگر اب ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مزدعیار کے ذہن میں کیا ہے کیا وہ اس طرح ناموش اور بے حس و حرکت بیٹھے رہیں گے مگر وہ نو عمر عیار کے اشکے کنے پابند تھے۔

ادھر افریاب سر جھکائے آنکھیں بند کئے سامری منتر پڑھنے میں مصروف تھا مگر اچانک وہ چونک پڑا جب اس کے کانوں میں سامری کی آواز سنائی دینے لگی۔ آواز کہہ رہی تھی۔

ہوشیار ہو جاؤ افریاب تمہارے ساتھ عیاری کی جارہی ہے یہ تمہارے پاس جو زانا جادوگر بیٹھا ہے یہ دراصل عمرِ عیار ہے تمہارے قریب بیٹھ کر موقع کی تلاش میں رہے تاکہ تمہارے گلے سے سامری موتی والا پار کھینچ لے تم ہوشیار ہو جاؤ سامری کی رُوح کی آواز افریاب کے کانوں میں آ رہی تھی چونکہ افریاب شہنشاہِ عظیم تھا اسلئے اسے معلوم تھا کہ سامری کی آواز صرف وہی سن رہا ہوگا اس لئے وہ خاموشی سے آنکھیں بند

کھنکھواری اولاد
مکھن کے ہتھوڑے
یا گل کے ہتھوڑے

چوسک چوسک چوسک خاموشی سے عمرِ عیار کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایکبار تو چوسک کے دل میں آیا کہ جیب سے پستول نکال کر افریاب کو ختم کر دے مگر دوسرے لمحے اس نے سوچا کہ جتنے وقت امیر حمزہ نے کہا تھا کہ افریاب اس طرح نہیں مرے گا اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ جادوگر اس طرح نہ مرتا ہو۔ اس کے مرنے کا کوئی اور طریقہ ہو۔ اور وہ فائر کر کے خواہ مخواہ پھنس جائے ویسے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ عمرِ عیار واقعی بہت بڑی عیاری کر رہا تھا اور ابھی تک



کئے بیٹھا رہا۔ جب سامری کی آواز آئی بند ہو گیا تو اس نے فوراً منتر تبدیل کر دیا۔ اور پھر اپناک اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر جھپکنے شروع کر دیئے پھر اس سے پہلے کہ عمر و عیار اور جلو سک ملوسک سنبھلتے ان تینوں پر پراسرار آگ برسی شروع ہو گئی بزرنگ کی آگ، اور اس آگ کے برستے ہی وہ تینوں زیہوش ہو کر گر پڑے۔

ان کے زیہوش ہوتے ہی افریاب ایک جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر شدید غم کے آثار تھے کیونکہ اگر سامری کسی روح بروقت اسکی مدد نہ کرتی تو وہ عمر و عیار کے دھوکے میں آگیا تھا۔

وہ چند لمحے کھڑا غصے سے کھوتا رہا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ بند کئے اور زور زور سے کہنے لگا۔

"سامری مجھے بتلاؤ میں ان عیاروں کو کیا سزا دوں کیا انہیں دوبارہ سہینٹ چڑھاؤں مجھے مشورہ دو" اس کے یہ الفاظ جیسے ہی ختم ہوئے کہ سامری کی آواز گونجنے لگی۔

افریاب ان تینوں کو چاہ جمشید میں قید کر دو اور کنویں کے اوپر جادو گروں کا پہرہ گوا دو۔ آج سے چھ دن بعد ٹھیک چاند کی چودھویں رات کو انہیں کنویں سے باہر نکال کر میری سہینٹ چڑھا دو۔ اس رات یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔"

ٹھیک ہے سامری تمہارے حکم کی تعمیل ہوگی" افریاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ سامری نے اسے صحیح طریقہ بتلا دیا تھا۔

وہاں یاد رکھنا کہ یہ چودھویں کی رات سے پہلے کنویں سے نہ نکلنے پائیں ورنہ یہ تمہارے لئے مصیبت بن جائیں گے! سامری نے کہا۔ اور افریاب نے سر ہلا دیا۔

اس کے بعد افریاب نے زور سے تالی بجائی فوراً ہی دو جادوگر اندر داخل ہوئے۔ اور جادو گروں کو بلاؤ اور انہیں لے جا کر چاہ جمشید میں پھینک دو اور سو چودھویں کی رات تک انہیں وہاں قید رکھنا ہے اس وقت تک کنویں پر تین جادوگر مسلسل پہرہ دینگے تاکہ یہ باہر نہ نکل سکیں" افریاب نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا

آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی حضور عالی
 جادوگروں نے مودبانہ انداز میں سر جھبکتانے ہوئے کہا
 اور پھر افراسیاب نگرے سے باہر نکل گیا۔ پانچ
 چھ جادوگروں نے مل کر ان تینوں کو اٹھایا اور
 پھر انہیں محل سے باہر لے جا کر چاہ بھشد
 میں پھینک دیا۔ اور تین جادوگر وہاں کنویں کی
 مندر پر بیٹھ کر پہرہ دینے لگے۔

جب عمروعیار اور چلوک ٹوسک کو ہوش آیا تو انہوں
 نے اپنے آپ کو ایک تنگ کنویں میں قید پایا۔
 کنواں کافی گہرا۔

یہ کیا ہوا عمروعیار چلوک نے عمروعیار سے پوچھا
 ہمارا دادا چل نہیں سکا۔ افراسیاب کو ہماری عاری
 کا علم ہو گیا شاید سامری کی رُوح تے اسے بتلا
 دیا اس لئے ہمیں اب اس کنویں میں قید کر دیا گیا
 ہے۔ عمروعیار نے جواب دیا۔

اب کیا ہو گیا کیا ہم تمام عمر اس کنویں
 میں قید رہیں گے۔ ٹوسک نے گھبراتے ہوئے بولے

عمرو عیار نے انڈہ عیاری ان پر پھینک دیا۔ انڈہ پھینتے ہی سرخ رنگ کا دھواں سا نکلا اور تینوں جادوگر بہوش ہو کر گر پڑے۔

عمرو نے چادر اتار کر زنبیل میں ڈالی اور پھر زنبیل سے ان کی طرح کے کپڑے نکال کر خود بھی پہنے اور چلو سک لوسک کو بھی پہنا دیے پھر زنبیل سے اس نے ردغن عیاری نکال کر اپنا اور چلو سک لوسک کا روپ بدلا اب وہ تینوں ہو ہو اپنی جادوگری کی طرح گم رہے تھے روپ بدلنے کے بعد عمرو عیار نے زنبیل سے ستر حیدری نکالا اور ایک جادوگر کی گردن کاٹ دی۔ جادوگر کی گردن کھٹے ہی چیخوں کا شور بلند ہوا۔ اور آواز آئی۔

”آہ میرا نام شہول جادوگر تھا۔ مجھے بہوشی میں قتل کر دیا گیا“

عمرو عیار نے دوسرے کی گردن پر خنجر کا وار کیا اور پھر اس کی بھی آواز آئی اس طرح اس نے باری باری تینوں جادوگروں کو ختم کر دیا جادوگروں کے مرنے ہی ان کی لاشیں بھی دھواں ہو کر غائب ہو گئیں۔

پہننا شروع کر دیا۔ ایسے جیسے ان کا دم ٹھکن رہا ہو انہیں انتہائی سخت تکلیف ہو۔ ان کا شور سن کر ایک جادوگر نے نیچے جھانکا مگر انہیں وہاں نہ پا کر وہ گھبرا گیا۔ ”کیا ہوا دیکھو یہ غائب ہیں مگر ان کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں“ جادوگر نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب ہی برسی طرح گھبرا کر نیچے جھانکنے لگے۔ مگر انہیں یہی وہاں کچھ نظر نہ آیا۔ اُسے نیچے اتر کر دیکھو کیا ماجرا ہے۔ اگر انہیں کچھ ہو چکی تو شہنشاہ افریاب ہمیں چاہئے گا۔ ایک جادوگر نے چیخ کر دوسرے سے کہا۔ ”تم نیچے اترو میں تو نہیں جاتا۔ دوسرے نے کہا اور پھر ان سب کے درمیان نیچے اترنے پر جھگڑا ہونے لگا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ سب اٹھے نیچے اتریں۔

چنانچہ وہی ہوا وہ تینوں جادوگر جادو کے زور سے اڑتے ہوئے کونوں میں اترتے چلے آئے۔ ادھر عمرو عیار تیار تھا وہ زنبیل میں سے انڈہ عیاری نکالے ہوئے تھے جیسے ہی جادوگر نیچے اترے

ہو گئیں اب وہ تینوں جادوگروں کے روپ میں کنوئیں کی تہ میں کھڑے تھے۔

اب باہر کیسے نکلیں گے، ٹوسک نے پوچھا۔
 ”ابھی باہر چلے جاتے ہیں“ عمروعیار نے مسکاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے زمبیل میں سے کند نکالی اور اس کا ایک سرا گھا کر کنوئیں کی منڈیر پر پھینکا کند کنوئیں کی پکی منڈیر میں اٹک گئی اس کند کا سہارا لے کر پہلے ٹوسک باہر نکلا پھر اس کے بعد چوسک باہر آ گیا سب سے آخر میں عمروعیار خود باہر آ گیا۔

باہر آ کر اس نے کند پیٹ کر دوبارہ زمبیل میں ڈالی اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا آؤ افراسیاب کے محل میں چلیں اور اسے عیاروں کے غائب ہونے کی خبر سنا لیں۔

افراسیاب نے عمروعیار اور چوسک ٹوسک کو چاہے ہمیشہ میں قید کر کے پورے طلسم ہوشربا میں اعلان کر دیا کہ پورے عیاروں کی رات کو ان عیاروں کو سامری کے بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ اور اس رات پورے طلسم میں جشن منایا جائے گا۔

اس کے اس اعلان پر پورے طلسم ہوشربا میں خوشیاں منائی جانے لگیں۔ اور تمام جادوگر جشن کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

شہنشاہ افراسیاب بھی بے حد خوش تھا کہ آخر کار اس نے ان خطرناک عیاروں پر قابو پا ہی لیا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس وقت وہ اپنے دیوان خاص میں موجود تھا اس کے سامنے خوبصورت عورتیں ناچ گانے لگی تھیں اور وہ مسلسل شراب پئے چلا جا رہا تھا۔ ابھی یہ جشن جاری تھا کہ اچانک کمرے میں سائیں سائیں کی آواز پیدا ہوئی۔ اور اس آواز کے پیدا ہوتے ہی ناچ گانا رک گیا۔ افراسیاب چل کر کھڑا ہو گیا اس نے شراب کا جام دور فرش پر پھینک دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار ابھر آتے تھے۔

وہ چند لمحے وہاں کھڑا آواز سنتا رہا۔ پھر جب آواز آنی بند ہو گئی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بند کئے اور پھر زور زور سے کہنے لگا "جاہ جمشید کی قسم جاہ جمشید کی قسم شہنشاہ افراسیاب کو بتاؤ کہ اس پر کیا مصیبت آئی ہے؟" افراسیاب بار بار یہ فقرے دہرا رہا تھا بار بار چیخ رہا تھا۔ اس کے لہجے سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ بے حد پریشان ہے۔ اس کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے تمام کینزیں خاموشی سے کمرے سے کھسک گئیں اور افراسیاب

کمرے میں اکیلا ہی پچھتا رہ گیا۔ ابھی اس نے دس بارہ مرتبہ یہ فقرہ دہرایا ہوگا کہ اچانک کمرے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت میں سے ایک سونے کا بندر نیچے آگرا۔ بندر نیچے گرتے وقت تو سونے کا ٹکڑا ٹکڑا نیچے گرتے ہی وہ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ کسی دھات کا بنا ہوا نہ ہو بلکہ اسی بندر ہو اس کی آنکھوں میں پے پناہ چمک سکتی اسے دیکھتے ہی افراسیاب نے ہاتھ نیچے کئے اور غم سے بندر کو دیکھنے لگا۔

"ہمنومان دیوتا مجھے بتاؤ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں" شہنشاہ افراسیاب نے بندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شہنشاہ افراسیاب تم غفلت کی تیند سوتے رہتے ہو تمہارے قیدی عیار جاہ جمشید سے فرار ہو گئے ہیں انہوں نے تمہارے جادوگروں کو ہلاک کر دیا ہے" بندر کے منہ سے آواز نکلی۔

"نہیں کیا تم سچ کہہ رہے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ ناممکن ہے" شہنشاہ افراسیاب چیخ پڑا۔

ہنومان کبھی جھوٹ نہیں بولتا شہنشاہ تمہارے قیدی
 فرار ہو چکے ہیں اور امری نے تمہیں بتلا دیا
 تھا کہ اگر وہ وہاں سے آزاد ہو گئے تو تمہارے
 لئے مصیبت بن جائیں گے مگر تم نے پڑاہ نہیں
 کی اور صرف تین معمولی چادروں کو وہاں پہرے
 پر لگا کر چین کی بانٹری بجاتے گئے تمہیں چاہیے
 تھا کہ تم ان کا ایسا پہرہ دیتے کہ وہ
 وہاں سے نہ تکل سکتے! بندر نے کہا۔

اوپر یہ بہت برا ہوا بہت برا ہوا وقتی
 مجھ سے سخت ہو گئی ہے مگر اب میں کیا کر سکتا
 مجھے کوئی مشورہ دو! شہنشاہ افراسیاب نے تاسف
 پھر لہجے میں کہا۔

اب نہ ہی میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں
 اور نہ سامری، اب یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ
 تم ان عیاروں سے نپٹو! بندر نے روکھے لہجے
 میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ افراسیاب اسے کچھ
 اور کہتا بندر نے قلابازی کھائی اور دوبارہ سوئے
 کا بن گیا پھر ایک دھماکے کے ساتھ وہ اڑتا

ہا چھت میں غائب ہو گیا۔
 اور یہ بہت برا ہوا بہت ہی برا ہوا بہت حال
 اب مجھے خود کوئی انتظام کرنا پڑے گا! شہنشاہ
 افراسیاب نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے زور سے
 بال بجاتی اور پھر جیسے ہی کینز انڈر داخل ہوتی
 اس کے حکم دیتے ہوئے کہا۔

وزیر اعظم کو میرا پیغام دے دو! فوراً مجلس
 بلائے ایک اہم مشورہ کرنا ہے!

کیتھ نے ادب سے سر جھکایا اور کمرے سے
 باہر نکل گئی اس کے باہر جانے کے بعد شہنشاہ
 افراسیاب کمرے میں بے چینی سے بیٹھنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وزیر اعظم
 اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار
 نمایاں تھے۔

کیا حکم ہے حضور عالی مجلس بلائے کی کیا
 ضرورت پڑ گئی! وزیر اعظم نے پریشان مگر مودبانہ
 لہجے میں کہا۔

وزیر اعظم ہم خلعت میں بازے گئے ہم عیاروں کو

چاہ جمشید میں پھینک کر فاضل ہو گئے اور وہ عیار
پہریدار جادوگروں کو ختم کر کے وہاں سے نکل
جائے "شہنشاہ افراسیاب نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔
"اوه یہ تو واقعی بھید بڑا ہوا اب تو وہ پہلے
سے زیادہ ہوشیار ہو گئے ہوں گے" وزیر اعظم بھی
پریشان ہو گیا۔

"اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ
اور ہنومان نے بھی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے
افراسیاب نے بتلایا۔

عمرو عیار اور چلو سک ٹوپنگ جادوگروں کے بھیس میں
شہر میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک
جادوگر کو تیزی سے ایک طرف بھاگتے دیکھا عمرو عیار
کہ کوئی بات ہو گئی ہے اس نے دیکھ
جادوگر بھاگتا ہوا ایک بڑے سے مکان
داخل ہو گیا۔

تم یہیں ٹھہرو میں اس مکان میں جا کر معلوم
ہوں کہ یہ جادوگر کیوں بھاگا جا رہا تھا عمرو عیار
کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مکان
طرف بڑھتا چلا گیا چلو سک ٹوپنگ وہیں کھڑے

اوه یہ بھی برا ہوا واقعی اب بھیس بلائے کی
ضرورت ہے تاکہ سب سے مشورہ کر کے سوچ سمجھ کوئی
قدم اٹھایا جائے" وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اس سے
کہ عیار کوئی وار کریں ہم کوئی فیصلہ
تم فوراً جا کر مجلس بلائے کے انتظام کرو" شہنشاہ
افراسیاب نے کہا۔

"بہتر حضور میں انتظامات کر کے ابھی آپ کو اطلاع
دیتا ہوں" وزیر اعظم نے کہا اور پھر وہ تیزی سے
کمرے سے باہر نکل گیا۔

باہر آ گیا تھا۔ وہ جادوگر چلتا ہوا ان کے قریب آ کر رک گیا اور وہ دونوں چونک پڑے۔
 "میرے ساتھ آؤ چلوںک ٹوسک میں عمر و عیار ہوں"
 جادوگر نے دیے ہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں دل ہی دل میں مسکرائے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمر و عیار نے اس جادوگر کو ختم کر کے اس کا روپ بدل لیا ہے چنانچہ وہ اس کے ساتھ چلنے لگے۔

"کیا ہوا عمر و عیار تم نے یہ بیروپ کیوں بدلا چلوںک نے پوچھا۔
 "بات انتہائی غلط ہو گئی تھی شکر ہے کہ میں وقت پر پہنچ گیا تھا اب ہم یقیناً کامیاب ہو جائیں گے" عمر و عیار نے کہا۔
 "کیا مطلب ہمیں تفصیل سے بتاؤ" چلوںک نے پوچھا۔

پھر قدرے سلساں جگ پہنچ کر عمر و عیار نے انہیں بتلایا کہ افراسیاب کو ہمارے فرار ہونے کا پتہ چل گیا ہے اور اس نے مجلس بلائی ہے جس میں اس کے تمام مشیر جمع ہوں گے اور وہ متفقہ طور پر

کرتے انہوں نے دیکھا کہ عمر و عیار نے مکان کی آڑ میں جا کر زینیل سے جادو سیدھائی نکال کر اڑھی اور پھر نظروں سے غائب ہو گیا وہ دونوں جانتے تھے کہ عمر و عیار مکان میں داخل ہو گیا ہوگا۔

وہ وہیں کھڑے بڑے اطمینان سے شہر کا نظارہ کرتے رہے مگر ان کی نظریں اس مکان پر جمی ہوئی تھیں اب انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ عمر و عیار کے بغیر یہاں ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ اس وقت انہیں خیال آیا کہ عمر و عیار کو اپنے سے علیحدہ رہنے کا کہہ کر انہوں نے سخت حماقت کی تھی اگر عمر و عیار ان کے ساتھ نہ آتا تو نہ صرف وہ زنا ما جادوگر کے ہاتھوں مار کھا چکے تھے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے۔ اسی لئے اب وہ اس کے انتظار میں تھے تاکہ وہ واپس آئے تو آگے بڑھیں کافی دیر تک وہاں کھڑے رہنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ مکان کے دروازے سے وہی جادوگر باہر نکلا اور پھر بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ان کی طرف آئے لگا۔ وہ دونوں حیران تھے کہ عمر و عیار کہاں رہ گیا جبکہ جادوگر

ہمارے خلات کوئی قدم اٹھائیں گے۔" عمرو عیار نے بتلایا
"تو پھر کیا ہوا اب وہ کون سے ہمارے دوست
ہیں؟" چلو سک نے لاپرواہی سے کہا۔

تم نہیں سمجھتے جیب ہمارے خلات مجلس کا فیصلہ
ہوگا تو ظلم ہوشربا کا ہر جادوگر ہمارے خلات
جادو کرنا شروع کر دیگا اور ہم ایک لمحہ میں
پکڑے جائیں گے اور مارے جائیں گے ظاہر ہے ہم
کس کس جادو کا توڑ کریں گے یہاں تو لاکھوں جادو
موجود ہیں جس میں ہر ایک کسی نہ کسی جادو کا
باہر ہے۔" عمرو عیار نے انہیں بتلایا۔

"اے یہ تو واقعی خطرناک بات ہے پھر اب
چلو سک بھی پریشان ہو گیا۔

کوئی بات نہیں میں نے اس بار ان سے ایسی
عیاری کھیلنی ہے کہ یہ ساری عمر یاد رکھیں گے
عمرو عیار نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ" چلو سک نے جھنجھکتے

ہوتے کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا اور انشاء اللہ کامیاب لوٹوں گا
اب تم ایسا کرو وہ سامنے ویران مکان نظر

آتا ہے وہاں جا کر چپ جاؤ جب میں واپس آؤں
گا تو سیدھا یہیں آؤں گا پھر تفصیل بتاؤں گا"
عمرو عیار نے کہا۔

مگر تمہاری واپسی کب ہوگی اور تم کہاں جا
رہے ہو؟" چلو سک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

فکر نہ ہو میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے تک
آ جاؤں گا۔ تم بے فکر ہو کر وہاں بیٹھ جاؤ۔ آلتی

یا تھی مار کر بیٹھ جانا سب یہ سمجھیں گے کہ تم
تعمری چاپ کر رہے ہو۔ اور کوئی تمہارے نزدیک
نہیں آئے گا؟ عمرو عیار نے انہیں سمجھاتے ہوئے

کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ
گیا۔ چلو سک چوڑھلے وہاں کھڑے اسے دیکھتے

رہے پھر اس کے کہنے کے مطابق وہ تیزی سے
اس ویران مکان کی طرف بڑھ گئے۔

نہ ہو سکا۔ ایک جادوگر جو شہنشاہ کے قریب بیٹھا تھا خاموش تھا شہنشاہ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا "باشا جادوگر تم کیوں خاموش بیٹھے ہو تم تو میرے تمام مشیروں میں سب سے زیادہ عقلمند ہو" شہنشاہ سلامت میں نے اپنے ساتھیوں کی رائے سن لی ہے مگر میرے ذہن میں ایک ایسی تجویز ہے جس کے ناکام ہونے کی کوئی امید نہیں" باشا نے بڑے گھمبیر لہجے میں کہا۔ "بتلاؤ وہ تجویز بتلاؤ ہم اس پر ضرور غور کریں گے" شہنشاہ افریاب نے کہا۔

شہنشاہ سلامت اصل میں تمام جگہزما آپ کے گلے کا وہ ہار ہے عیار آپ کے گلے سے یہ ہار اتارنا چاہتے ہیں اس لئے سب سے پہلا مسئلہ اس ہار کی حفاظت کا ہے اس کی ایسی حفاظت کی جائے کہ عیار کسی طرح بھی ہار تک نہ پہنچ سکیں۔ باشا جادوگر نے کہا۔

"بالکل ٹھیک بات ہے واقعی اصل مسئلہ اس ہار کی حفاظت کا ہے" شہنشاہ افریاب نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

۸۲ لاسٹ صفحہ

ایکو شرم نہی آئی
کینی المان میں بغیر

مشادی مشدہ ہوں
میسرا خون مہر ۱۵

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں اس وقت وہاں کے قریب جادوگر موجود تھے درمیان میں ایک بڑی کرسی تھی جس پر شہنشاہ افریاب بیٹھا ہوا تھا اس کے قریب وزیر اعظم موجود تھا اور باقی جادوگر بڑے متوجہ انداز میں بیٹھے تھے۔

میں نے تمام تفصیل آپ کو بتلا دی ہے۔ اب آپ اس سلسلے میں کیا رائے دیتے ہیں؟ افریاب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کی اس بات پر سب جادوگر اپنی اپنی رائے دینے لگے مگر کسی بھی رائے پر سب کا اتفاق

اچھی تجویز سوچ سکتا ہے وہ بہت عقل مند ہے اور عقل مند ہی اس بار کی حفاظت اچھی طرح کر سکتا ہے۔" افراسیاب نے کہا۔

بالکل ٹھیک ہے جناب آپ کی تجویز مناسب ہے؛ وزیر اعظم اور دوسرے جادوگروں نے جب افراسیاب کی خواہش دیکھی تو انہوں نے بھی تائید کر دی اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ ہاشما جادوگر بے حد قابل اعتماد اور عقلمند تھا۔

چنانچہ مجلس کے متفقہ فیصلے کے تحت شہنشاہ افراسیاب نے اپنے گھر سے ہار اتارا اور پھر اسے ہاشما کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اب یہ تمہاری حفاظت میں ہے۔"

آپ قطعاً بے فکر رہیں میں اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کروں گا۔ ہاشما نے جواب دیا اور پھر اس نے شہنشاہ کے ہاتھ سے ہار

لے کر اپنی اندرونی جیب میں رکھ لیں۔

"بس ٹھیک ہے اب مجلس درخواست سب لوگ متفقہ طور پر ان عیاروں کو تلاش کریں۔" افراسیاب نے اٹھتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بچیدار ایمان

"اس کے لئے میری تجویز ہے وہ یہ کہ آپ یہ ہار اپنے گھر سے اتار کسی اور کو دے دیں اس بات کا چونکہ عیاروں کو علم نہیں ہوگا اسلئے وہ صرف آپ پر حملہ کریں گے اس دوران مجلس ان کے خلاف کام شروع کر دیتی ہے جب وہ عیار اپنے انجام کو پہنچ جائیں تب آپ وہ ہار اس جادوگر سے واپس لے لیں۔" ہاشما نے کہا اس کی تجویز سن کر پہلے تو افراسیاب کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر خوشی کے آثار دور کرنے لگے۔

بہت خوب بہت اچھی ترکیب ہے اس طرح یہ عیار بھی دھوکے میں رہیں گے اور ہم انہیں مار بھی لیں گے۔" افراسیاب نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا "مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہار کسے دیا جائے۔"

وزیر اعظم نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں میں یہ ہار ہاشما کو دے دوں گا اس لئے کہ ایک تو یہ مجھے نزدیک بہت قابل اعتماد ہے دوسری بات یہ کہ یہ تجویز اس نے سوچی ہے اور ظاہر ہے جو جادوگر اتنی

ہے جو بے حد قابل اعتماد ہے" شہنشاہ افراسیاب نے ہلکاتے ہوئے کہا۔

بھوے شہنشاہ تم عیاروں کی عیاری نہیں جانتے عمرو عیار کو اس مجلس کا پتہ چل گیا تھا اس نے باشا جادوگر کو قتل کر کے اس کا روپ دھار لیا اور پھر تمہاری مجلس میں پہنچ گیا وہاں اس نے عیاری کر کے تم سے ہار لے لیا۔" بندر نے کہا۔

اور افراسیاب پر تو جیسے پاگل پن کا دورہ پڑ گیا وہ بری طرح اپنا سینہ پھینکنے لگا۔ آتے آتے میں مارا گیا۔ میں مارا گیا! وہ چیخ رہا تھا۔

"پاگل مت بنو افراسیاب ابھی وہ عیار علم کے اندر ہیں اگر اب بھی تم ہوش میں آ جاؤ تو انہیں پکڑ سکتے ہیں اگر ایسے ہی وقت ضائع کیا تو وہ نکل جائیں گے" بندر نے کہا۔

اب میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی" افراسیاب نے سر پھرتے ہوئے کہا۔

تھا اور تم جادوگر اسے سلام کر کے باہر نکل گئے۔

شہنشاہ افراسیاب ان کے جانے کے بعد اپنا آرامگاہ میں چلا گیا اور اس نے کینڑوں کو بلا کر ناچنے لگائے گا حکم دیا۔

چنانچہ خوبصورت کینڑیاں ناچنے لگائیں مگر ابھی انہیں ناچتے گاتے سنوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چھت سے وہی سونے کا بندر نیچے آگرا اور پھر تولا بازی کھا کر زندہ ہو گیا۔

افراسیاب اسے دیکھ کر حیرت سے سیدھا ہو گیا۔

"ہونان ریتا تم پھر آگئے خیریت ہے" شہنشاہ افراسیاب نے کہا اس کے لیے اسے پریشانی نہ تھی شہنشاہ افراسیاب تم انتہائی احمق ثابت ہوئے ہو تم نے اپنے ہاتھوں سے ہار اٹار کر عیار کو دے دیا ہے! بندر نے کہا۔ اور افراسیاب کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر دم بھٹ پڑا ہو۔ وہ یہ قبر سنگر بیہوش ہونے لگا بچا تم مگر میں نے تو ہار باشا جادوگر کو دیا

سردوں پر پہرہ سخت کر دو۔ تمام جاوگڑوں کو حکم دے دو کہ عیاروں کو تلاش کریں" بندر نے کہا۔ اور پھر وہ قلابازی کھا کر دوبارہ سونے کا ہو گیا اور اڑتا ہوا پھٹ میں غائب ہو گیا۔ افراسیاب اتنا پاگل ہوا کہ وہ خود چینیٹا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

پوسک پوسک اس ویران مکان میں بیٹھے تھے کہ سرد عیار ہاشاما جاوگر کے روپ میں بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

اٹھو اٹھو نکلو یہاں سے میں ہار لے آیا ہوں۔ افراسیاب کو علم ہو جائے گا اور پھر ہماری زبردست تلاش شروع ہو جائے گی۔ سرد عیار نے جیب سے ہار نکالتے ہوئے کہا۔ مگر ہار کیسے لے آئے" وہ دونوں ہار دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یہ بعد میں پلوچینا ابھی ہم نے علم سے باہر

جانا ہے۔ اس کے لئے کوئی ترکیب سوچتی ہے۔
عمر و عیار نے کہا۔

”عظم سے نکلتا کوئی مسد نہیں مہم جہاز کے
ذریعے نکلیں گے“ چلو سک نے کہا۔

ارے ہاں واقعی مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔
جلدی کرو پھر نکلو یہاں سے“ عمر و عیار نے خوشی
سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اب تک چند جادوگر نہ جاسنے کہاں سے اس ویرانے
میں آگئے جوہنی انکی نظر چلو سک ٹوسک اور عمر و عیار
پر پڑی وہ چونک کر اچھل پڑے اور پھر بے ساختہ
ان کی جانب بچکے۔

چلو سک ہوشیار، ٹوسک چیخا اور پھر اس نے بجلی
کی سی تیزی سے جیب سے پستول نکال کر ان پر
فائر کر دیا ایک کان بھاڑ دھاک ہوا۔ اور جادوگر
کے ٹکڑے نفا میں بکھر گئے دھاک کی آواز سننے
ہی سینکڑوں کی تعداد میں جادوگر وہاں نمودار ہو گئے
اتنے جادوگروں کو وہاں دیکھتے ہی عمر و عیار نے جھٹ
چادر سلیمانی اوڑھ لی۔

چلو سک جلدی کرو میں انہیں سنبھاتا ہوں“ ٹوسک

جادوگروں کی جانب پستول تاننے ہوئے بولا۔ اور پھر
جوہنی جادوگر قریب آئے۔ ٹوسک نے انکی جانب فائر
کرنے شروع کر دیے اور پھر میدان جادوگروں کی
دروناک چیخوں سے گونجنے لگا۔

چلو سک نے فوراً ہی جیب سے ٹین نکالا اور

پھر اس پر انگلی پھیر کر اسے زمین پر ڈال
دیا اب وہاں ان کا جہاز موجود تھا چلو سک
نے دروازہ کھولا اور پھر وہ بھاگ کر اندر
داخل ہو گئے۔ عمر و عیار بھی چادر اتار کر اندر داخل
ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے چلو سک نے جہاز کو اڑا
دیا۔ اس نے رفتار انتہائی تیز رکھی اور جہاز چند
لمحوں میں آسمان کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ

گیا۔ جب چلو سک نے محسوس کیا کہ اب وہ
عظم کی حد سے اوپر آگئے ہیں تو اس نے
جہاز آگے بڑھایا اور رفتار اور زیادہ تیز کر
دی آتے وقت چونکہ اس نے نقشے پر حساب کتاب
دیکھ لیا تھا اس لئے تقریباً آدھے گھنٹے کے
بعد اس نے اعلان کر دیا کہ وہ عظم ہوشیار
کی مدد پار کر آئے ہیں عمر و عیار بھی اس

۹۳
انہوں نے اپنا انعام بھی عمر و عیار کے حوالے کر
ریا اور عمر و عیار خوشی سے ناپنے لگا۔ کافی ریر
تک مفضل جی رہی پھر آرام کرنے کیلئے چلو سک
لو سک اپنے خیمے میں آگئے

واقعی بہت دلچسپ تجربہ رہا عمر و عیار واقعی عیاروں
کا بادشاہ ہے" چلو سک نے پلنگ پر لیٹتے ہوئے
کہا۔ منٹوڑی دیر تک باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں
سو گئے مگر آدھی رات کو شور سنا انکی آنکھ کھل
گئی پورے لشکر میں شور مچا ہوا تھا وہ ہڑبڑا کر
اوپر نکلے تو انہیں معلوم ہوا کہ افراسیاب کے لشکر
نے عسک ہوشربا سے نکل کر امیر حمزہ کے لشکر پر
حملہ کر دیا ہے وہ شاید ہار کی خفت مٹانا چاہتے تھے
پورے لشکر میں ہیجان مچا ہوا تھا کیونکہ جادوگران نے
اتنا بڑا حملہ پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔

چلو سک اب یہاں سے نکل چو یہاں جادو کے
خطرناک وار ہونگے اور ہم خواہ مخواہ بچسں جائیں گے"
لو سک نے چلو سک کا بازو کھینچتے ہوئے کہا۔
"ہاں اب واقعی چلنا چاہیے بہت یہاں کی سیر کرنی"
چلو سک بھی راضی ہو گیا چنانچہ وہ دونوں تیزی سے

دوران اپنے اصل روپ میں آ چکا تھا۔ جب
اس نے اعلان سنا تو وہ خوشی سے جہاز میں
اچھلنے لگا۔ منٹوڑی دیر بعد چلو سک نے جہاز پیچے
اتارنا شروع کر دیا۔ اور واقعی جب جہاز پیچے
اترا تو وہ امیر حمزہ کے لشکر میں موجود تھے
جہاز کو آتا دیکھ کر سناہی وہاں اکٹھے ہو گئے
سردار امیر حمزہ بھی وہیں آگئے وہ تینوں جہاز سے
باہر نکلے اور جب عمر و عیار نے کامیابی کا نعرہ
لگایا تو امیر حمزہ کے چہرے پر خوشی کا آثار
پہنے لگا وہ ان تینوں سے گلے ملے اور پھر
انہیں لے کر اپنے خیمے میں آگئے جہاں عمر و عیار
نے ہار سردار امیر حمزہ کے حوالے کیا امیر حمزہ
نے اسے اشرافیوں سے بھری ہوئی دسو تھیلیاں
انعام میں دیں جو عمر و عیار نے جھٹ اپنی زمیں
میں ڈالیں۔

پھر عمر و عیار نے تمام مال سنایا اور سردار
امیر حمزہ بے حد خوش ہوئے۔ انہوں نے چلو سک
لو سک کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس
کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی اور انہیں انعام دیا مگر

جہاز کے قریب آئے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ان کا جہاز آسمان کی بندوبست پر تھا چلو سک جہاز اوپر چڑھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ تھوڑی دیر بعد وہ چمک کے قریب پہنچ گئے انہوں نے آنکھوں پر عینکیں چڑھالیں اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چمکدار سیارے کی حدود سے باہر نکل کر خلا میں آ گئے۔

مگر جیسے ہی وہ خلا میں پہنچے ان کے جہاز نے اچانک قلابازیاں کھانی شروع کر دیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے جہاز کی مشینری خراب ہو گئی ہو۔ جہاز کے قلابازیاں کھانے کی وجہ سے بے اختیار ان کے منہ سے چیخیں نکلی گئیں۔ چلو سک نے جہاز کو سینھانے کی کوشش کی۔ مگر بے سود، جہاز متلازیاں کھاتا جا رہا تھا اور جہاز کے اندر چلو سک ٹونک بے بس چیخ رہے تھے۔

ختم شد

سائے سائے محاشا

OKSociety

چلو سک ٹونک کا حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

• چلو سک ٹونک کا عجیب و غریب جہاز ہے۔ یہ زمین سے آگیا اور
 آگاہ ہو گیا۔ کیا وہ تھا؟ • چلو سک ٹونک کی نذر پنجہ؟ • شہزادی کا پرہ سے
 چڑھانے کے لیے چلو سک ٹونک اور شہزادہ خورد اور زبانا دیو کے خزانگ قلعوں میں داخل ہوا
 • چلو سک ٹونک شہزادہ خورد اور زبانا دیو کا دلچسپ اور حیرت انگیز مقابلہ
 • کیا چلو سک ٹونک اور شہزادہ خورد، شہزادی کا پرہ کو زبانا دیو کے خزانگ سے
 نجات دلانے میں کامیاب ہو گئے؟

زبانا دیو

مصنفہ بظفر کیم ایم اے

شانہ برگیب
 آج ہی طلب فرمائیں
 قیمت ۵۰ روپے

یوسف برادرز پبشرز ایکسپریز پک گیٹ ملتان